نقد و نظر

ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم

سچا اجتہاد

مجتہد کو جو چیز صحیح اجتہاد کے راستے پر راہنمائی کرتی ہے وہ علوم قدیمہ اور علوم جدیدہ علم ہی نہیں بلکہ خدا کی محبّت اور معرفت کا نور بھی ہے۔ انحطاط دین کے اس زمانہ میں یہ نُور نایاب نہیں تو صعب الحصول ہے۔ اس سے پہلے کہ کسی مسلمان کے دل میں یہ نُور پوری طرح سے روشن نہ ہو صرف یہ ضروری ہے کہ وہ عرصہ دراز تک قرآن اور حدیث کے گہرے مطالعہ میں لگا رہے اور صحابہ اور آئمہ اور صلحا کی پاکیزہ اور مجاہدانہ زندگیوں سے اثر پذیر ہو۔

کہا جاتا ہے کہ اس وقت اسلام کے معاشرتی قوانین کو بدلنے کی فوری ضرورت ہے لیکن جبتک اسلام کے اخلاقی اور مذہبی قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اسوقت تک ہم اسلام کے معاشرتی قوانین کی بھی کوئی عزت نہیں کر سکتے اور اسوقت ٹھیک طرح سے یہ بھی نہیں جان سکتے کہ ہمیں اسلام کے معاشرتی قوانین کو کس طرح بدلنا چاہیئے اور آیا ان کو بدلنے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔

سچا اجتہاد ہمیشہ اسلام سے گہری محبت کا نتیجہ ہوتا ہے اور اس محبت کی وجہ سے وہ اس شریعت کی ایک قدرتی اور بے ساختہ نشو ونما کی صُورت اختیار کرتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ہمارے لئے چھوڑی ہے۔ اجتہاد کے لئے ہماری موجودہ خواہش اسلام کی محبّت کا نتیجہ نہیں بلکہ اسلام کی پوشیدہ نفرت اور غیر اسلامی نظریات کی چھپی ہوئی محبّت وستائش کا نتیجہ ہے۔ اس کا مقصد درحقیقت یہ ہے کہ اسلام کے احکام کو اس طرح سے بدل دیا جائے کہ وہ ہمارے ان خیالات اور تصورات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں جو ہم نے غیر اسلامی نظریات سے مستعار لئے ہیں اور جن کو ہم دل ہی دل [illegible] چاہتے اور بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ یہ خواہش دراصل اس بات کی ایک کوشش ہے کہ اسلام کو [illegible] سے بہ دور کیا جائے جو ہم نے دوسروں کے نظریات سے [illegible] حسن وجمال اور [illegible] شان وشوکت" سے جن کا نظارہ [illegible]

[illegible]

(اسلامی تحقیق کا مفہوم، مدعا اور طریق کار۔ ص: ۳۳،۳۲)